نہیں ہو سکتی ہے!۔

ہم نے برہان کے گذشتہ شمارے میں گندگی سے متعلق لکھا تھا کہ ہندوستان میں صفائی ستھرائی کا فقدان ہے جسکی بدولت گندگی کا ڈھیر ہے اور گندگی سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں بیماریاں پیدا نہ ہوں اس کے لئے صفائی ستھرائی کی طرف خصوصیت سے دھیان دینا چاہیئے۔ لیکن ایسا کرے کون؟ ہر شخص اپنے میں مست ہے اس دور میں انسان کتنا خودغرض ہو گیا ہے کہ اسے دوسرے انسان کی تکلیف و مشکل کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔ اس وقت ہندوستان کے ایک شہر سورت میں گندگی کیوجہ سے پلیگ (طاعون) کی بیماری کے پھوٹ پڑنے سے تمام ملک میں ہاہا کار مچی ہوئی ہے سورت شہر میں جیسے ہی اس بیماری کی وبا کا پتہ چلا لوگ گھر بار چھوڑ دوسرے شہروں میں بھاگنے لگے جس سے اس بیماری نے دوسرے شہروں میں بھی اپنا جال پھیلا دیا۔ مہاراشٹر، راجستھان اور راجدھانی میں چارسو کے قریب مریض اسپتال میں بھرتی ہوئے جنکی جانچ و تشخیص کے بعد اکثر کو چھٹی دے دی گئی ۲۳ مریض طاعون کے شکار ثابت ہوئے ۳ اشخاص طاعون کی وجہ سے لقمۂ اجل ہو گئے ہیں سورت میں ۵۲ اموات ہوئی ہیں۔ یوپی، کرناٹک، تامل ناڈو، آندھرا اور تریپورہ سے بھی خبریں آئی ہیں کہ وہاں بھی طاعون کیوجہ سے کئی اشخاص اسپتال میں بھرتی ہیں۔ کرناٹک میں ایک اور بھنڈ میں دو مریض طاعون کی وجہ سے موت کا شکار ہوئے ہیں۔

نوبھارت ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق اجودھیا میں بابری مسجد سانحہ کے بعد پلیگ کی بیماری کیوجہ سے ملک پر دوسری بار زبردست کرائسس کا سامنا ہے۔ خوف و دہشت کا ہر طرف ماحول ہے اور اس پر ملک کی اقتصادیات کو بھی زبردست دھکا لگا ہے۔ یہ بات ہر ہندوستانی کو تشویش کئے ہوئے ہے۔ غیر ممالک میں ہندوستان میں اس بیماری کیوجہ سے زبردست ردعمل دیکھنے کو ملا ہے۔ بھارت آنے جانے والے ہوائی جہازوں کے علاوہ بھارت سے گذرنے والے جہازوں تک کو ردّ کیا جا رہا ہے سنگاپور نے اپنے شہریوں کو بھارت کے پلیگ زدہ علاقوں کا سفر نہ کرنیکا مشورہ دیا ہے۔ خلیجی ممالک جن میں سعودی عرب، کویت، قطر، بحرین وغیرہ ہیں نے بھارت سے آنے والی تمام اڑانوں کو ردکر دیا ہے۔ تھائی لینڈ بھی بھارتیہ ہوائی جہازوں کے مسافروں کی طبی جانچ کر رہا ہے۔

جرمنی نے اپنے فرینک فرٹ ہوائی اڈے پر بھارتیہ مسافروں اور عملہ کے ممبروں کی جانچ شروع کروادی ہے فرانس بھی بھارت سے آنے والے ہوائی جہازوں پر نظر رکھ رہا ہے۔ پاکستان نے بھی اسی طرح کے اقدام کئے ہیں۔ ہندوستان میں یہ وبا نئی نسل کے لئے بالکل نامعلوم ہے۔ حالانکہ ۷۰-۸۰ سال پہلے اس وبا نے ہندوستان میں قیامت صغریٰ کا سا ماحول پیدا کر دیا تھا۔ اس ترقی یافتہ اور سائنسی کمالات کی موجودگی میں اس بیماری کو ناممکن سمجھ لیا گیا تھا مگر قدرت کے آگے سائنسی کمال کہاں ٹھہرا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں زائرے میں پلیگ کی وبا پھیلی تھی جس میں ۷۰ لوگ موت کے شکار ہوئے۔ دنیا کے ۹ ملکوں میں ۱۹۹۲ء میں پلیگ پھیلنے کا پتہ چلا تھا۔ برما میں ۵۲۸ کیس درج ہوئے جبکہ ویتنام میں ۴۴۷ کیس کا علم ہوا۔ امریکہ تک میں ۱۳ کیس سامنے آئے — لیکن ہندوستان کے بعض شہروں میں پلیگ کی وبا کا اس بدتمیزی اور ناعاقبت اندیشی کے ساتھ چرچا کیا گیا کہ تمام دنیا میں ہندوستان کی تصویر ایسی ہو گئی جس کو دیکھ کر ہر محب الوطن ہندوستانی کو دکھ ہوا۔ غیر ممالک سے ٹیلی فون پہ ٹیلی فون آ رہے ہیں کہ ہندوستان کا کیا حال ہے۔ طاعون پلیگ نے کیا کیا تباہ کر ڈالا ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو اس طرف توجہ کرنے کی زحمت نہ ہوئی کہ وہ یہ دیکھیں کہ آخر باہر کے ممالک میں ہندوستان کے بارے میں اسطرح کا ہوا کیسے کھڑا ہو گیا۔ اس سے غیر ممالک میں ہندوستان اور ہندوستانیوں کے بارے میں کیسی غلط تصویر ذہن میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کا تصور ہی شرم و غیرت سے بدن میں کپکپی پیدا کرتا ہے۔ ایک طرف پلیگ کی بیماری نے پورے ہندوستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے دوسری طرف ہم لوگوں کی ایمانداری کا یہ حال ہے کہ جوں ہی اعلان ہوا ٹیٹرا سائکلین دوائی سے یہ بیماری دور ہوتی ہے لوگوں نے اس زیادتی کے ساتھ اسے خریدنا شروع کر دیا کہ جیسے وہ بیمار پڑنے والے ہیں اور انھیں اپنی جان کی پیشگی کی حفاظت کا انتظام کر لینا چاہیئے اور جو بیمار ہو چکے ہیں مریں یا جئیں ہماری بلا سے، جان ہماری بچنی چاہیئے دوسروں کی جان کی ہمیں کیا چنتا پڑی ہے — اور اس سے بھی شرمناک بات تو یہ ہے کہ جیسے ہی لوگوں میں یہ بات گھر کر گئی کہ ٹیٹرا سائکلین ہی وہ پاؤڈر ہوتا ہے جو جراثیم کا موثر طریقہ سے مقابلہ کرتا ہے اس کے بنانے والوں نے اس کی تعداد ہی آدھی کر دی اور اپنی آمدنی دوگنی کر ڈالی۔ یہ ہے بھارت کے ان مفاد پرستوں کی کمینہ حرکات، ایسے نازک اور مشکل وقت میں بھی یہ اپنے گھر میں گھی کے چراغ جلانے کی جستجو میں لگ جاتے ہیں چاہے دوسرے کے گھر میں اندھیرا ہو جائے وہ ان مفاد پرستوں کی بلا سے اور

یہ اس دیش میں ہے جو رشیوں منیوں کا دیش کہلاتا ہے۔ جہاں انسانیت اور حب الوطنی، دیش بھگتی کا ڈھنڈورا اس زور سے پیٹا جاتا ہے کہ جس کی آواز و گونج سے کان تک پھٹ پڑتے ہیں۔

اس سے پہلے ان ہی دنوں پچھلے سال لاتور عثمان آباد کے زلزلوں نے وہاں جو تباہی و بربادی مچائی تھی اور مفاد پرستوں نے انسانی لاشوں اور انسانیت کی تباہی و بربادی میں اپنے مفاد کو تلاش کرنا شروع کیا تھا اسے دیکھ کر ہر ہندوستانی کا سر شرم سے زمین میں گڑ گیا تھا۔ اور ہر اس موقع پر جب کہیں کوئی ریل و ہوائی جہاز کے حادثہ کے نتیجہ میں انسانیت کی تباہی ہوتی ہے یا سیلاب و طوفان سے بربادیاں رونما ہوتی ہیں، اس وقت مفاد پرستوں کا جھنڈ کا جھنڈ اپنی روٹیاں سینکنے میں لگ جاتا ہے یہ بارہا دیکھنے کو ملا ہے۔ اس صورتحال پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہی ہے ایک طرف دیش بھگتی، راشٹریہ ہت کا ڈھنڈورہ دوسری طرف انسانیت کی لاش پر اپنی خود غرضی و مفاد پرستی کی حصولیابی کا نظارہ اسے "راشٹر بھگتوں" کے کون سے کردار و عمل کے خانہ میں رکھیں؟

حاصل مطالعہ

فرانس کا مشہور فاضل طبیب ڈیلیمس مولینسز جب سخت بیمار ہوا اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو اس سے ملاقات کے لیے پیرس کے اکثر معالجین اکٹھے ہوئے تمام کے دل اداس تھے، اور آنکھیں پرنم! ان کا ایک مہربان اور شفیق دوست ہمیشہ کے لیے ان سے جدا ہو رہا تھا۔ ڈیلیمس مولینسز اس وقت بھی ان سب سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آیا جب اس نے دیکھا کہ تمام لوگ غمگین ہیں تو وہ ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا، "دوستو! مت گھبراؤ، آج نہیں تو کل ہر شخص اس راہ سے گزرے گا۔ جو اس وقت کو بھول گیا وہ غلطی پر ہے۔ عزیزو میں چار جانشین چھوڑ رہا ہوں جو مجھ سے بڑھ کر ہیں" ـــــ تمام طبیب سوچنے لگے کہ وہ کون ہو سکتے ہیں؟ مگر جلد ہی ڈیلیمس مولینسز کے الفاظ نے ان کے شکوک رفع کر دیئے ـــــ اس نے کہا "وہ چار طبیب پانی، ہوا، ورزش اور خوراک ہیں۔ پہلے سے کھلے طور پر، دوسرے سے بے فکر ہو کر، تیسرے سے باقاعدہ اور چوتھے سے اعتدال سے کام لو۔ اگر تم نے میری اس آخری نصیحت پر عمل کیا تو تمہیں کسی اور مدد کی ضرورت نہ ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں ان کے بغیر کچھ نہ کر سکا۔ تم میرے بعد ان کے بغیر کچھ نہ کر سکو گے ـــــ